السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کس کےلیے احرام کے بغیر میقات سے گزرنا جائزاور کس کےلیے ناجائز ہے؟ اور جو شخص احرام کے بغیر میقات سے گزر جائے تو اس کےلیے کیالازم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح حدیث میں ہے : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کےلیے ذوالحلیفہ ، اہل شام کےلیے جحفہ ، اہل نجد کےلیے قرن المنازل اور اہل یمن کےلیے یلملم کو میقات مقرر کرتے ہوئے فرمایا :

(ہن لہن ٬ولمن اتی علیہن من غیر اہلہن ٬ممن ارادالحج والعمرة ٬فمن کان دونہن فمن اہلہ ٬حتی اہل مکۃ یہلون منہا) (صحیح البخاري ٬الحج ٬باب مہل اہل مکۃ للحج والعمرۃ ٬ح : 1524و صحیح مسلم ٬الحج ٬باب مواقیت الحج ٬ح : 1181)

''یہ ان علاقوں کے باشندوں کےلیے ہیں اوران کےلیے بھی جو یہاں کے باشندے تو نہ ہوں لیکن یہاں سے حج اور عمرہ کے ارادہ سے گزریں۔''

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جو شخص حج یا عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے ان میں سے کسی ایک میقات کے پاس سے گزرے تو اس کےلیے احرام لازم ہے اور اگر اس کا ارادہ و نیت حج اور عمرہ کا نہ ہو بلکہ وہ کسی عزیز سے ملنے یا کسی اور خاص کام کےلیے مکہ جارہا ہو تو اس کےلیے احرام کے بغیر میقات سے گزرنا جائز ہے۔ اسی طرح ایندھن اور ڈاک لے جانے والوں اور گاڑیوں کے ڈرائیوروں وغیرہ کےلیے بھی یہاں سے بغیر احرام کے گزرنا جائز ہے لیکن اس شخص کےلیے ہرگز جائز نہیں جو حج یا عمرہ کےلیے مکہ مکرمہ جارہا ہو۔ حج اور عمرہ کےلیے جانے والا اگر کوئی شخص احرام کے بغیر میقات سے گزر جائے تو اس کے لے ی لازم ہے کہ وہ واپس آئے اور میقات سے احرام باندھے۔ اگر کوئی شخص ہوائی جہاز سے سفر کے ذریعے جدہ اترے تو وہ گاڑی پر سفر کر کے اہل نجد کے میقات پر چلا جائے اور وہاں سے احرام باندھ کر آئے اور اگر اس کا حج و عمرہ کا ارادہ ہو اور وہ جدہ سے احرام باندھ لے تو اس صورت میں احرام کے بغیر میقات سے گزرنے سے کفارہ کے طور پر دم لازم ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک : ج2صفحہ274

محدث فتوی